78375 ـ مرد و عورت كى آپس ميں خط و كتابت اور روزے پر اس كا اثر

سوال

رمضان المبارك ميں گرل فرينڈ كے ساتھ انٹرنٹ كے ذريعہ پيغام رسانى كا حكم كيا ہے، جبكہ اس نے كيمرہ بھى آن كر ركھا ہو اور ميں اسے ديكھ رہا ہوں، ليكن يہ سب كچھ احترام كى حدود ميں رہتے ہوئے كيا جائے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نسل و عزت كى حفاظت شريعت اسلاميہ كے ضرورى مقاصد ميں شامل ہے؛ اسى ليے اللہ سبحانہ وتعالى نے زنا حرام كيا، بلكہ زنا تك لے جانے والے سب وسائل مرد كا اجنبى عورت كے ساتھ خلوت كرنا، گناہ كى نظر سے ديكھنا، بغير محرم كے عورت كا سفر كرنا، عورت كا گھر سے بناؤ سنگھار كر كے اور خوشبو لگا بے پرد باہر نكلنے كو بھى حرام قرار ديا.

اور اس ميں يہ بھى شامل ہے كہ مرد چورى چھپے عورت سے بات چيت كرے، اور عورت اس كے ساتھ لہك لہك كر باتيں كرے، تا كہ اسے برانگيخت كرے، اور اسے دھوكہ ميں لا كر اس كى شہوت بھڑكائےاور وہ اس كى چالوں ميں آ جائے، چاہے يہ راستے ميں ملاقات كے وقت ہو، يا پھر ٹيلفون پر بات چيت كرے، يا خط و كتابت وغيرہ كے ذريعہ تعلقات قائم كرنا.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى ازواج مطہرات ـ حالانكہ وہ پاكباز بيبياں ہيں ـ كے ليے بھى دور جاہليت كا بناؤ سنگار كر كے باہر نكلنا، اور نرمى سے بات كرنا حرام قرار ديا ہے، كہ كہيں دل ميں كھوٹ والا شخص طمع كا شكار نہ ہو جائے، اور اللہ تعالى نے انہيں حكم ديتے ہوئے فرمايا كہ وہ اچھى بات كريں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى بيويو تم كوئى عام عورتيں نہيں، اگر تم اللہ سے ڈرنے والى ہو تو نرم گفتگو نہ كرو، كہ جس كے دل ميں (گناہ) بيمارى ہو تو وہ لالچ كرنے لگے، اور سيدھى سادھى بات كرو الاحزاب (32).

انٹرنیٹ کے ذریعہ مرد و عورت کا آپس میں بات چیت کرنا بالاولی فتنہ اور شر ہے، کیونکہ اس بات چیت کے نتیجہ میں کلام میں تساہل پیدا ہوتا ہے جو غالبا فتنہ اور اعجاب کا باعث بنتی ہے، اس لیے اللہ تعالی کی خوشنودی اور اس کی سزا سے بچنے کے لیے اس سے بچنا اور دور رہنا ضروری ہے.

اس طرح کی کلام کرنے والے کتنی ہی مصیبت اور شر کا شکار ہوئے حتی کہ وہ عشق جنون میں مبتلا ہوگئے، اور اس کام نے انہیں اس سے بھی بڑے کام میں دھکیل دیا، آپ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (34841) کے جواب کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

نوجوان لڑکے لڑکیوں کا آپس میں خط و کتابت کرنے کا حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ خط و کتاب عشق و محبت اور فسقیہ کلام سے خالی ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" کسی بھی انسان کے لیے اجنبی عورت سے خط و کتابت کرنا جائز نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں فتنہ و فساد ہے، ہو سکتا ہے کہ خط و کتابت کرنے والا یہ سمجھے کہ ایسا کرنے میں کوئی فتنہ و فساد اور خرابی پیدا نہیں ہوتی لیکن شیطان ہر وقت اسے دھوکہ و فریب میں لگائے رکھےگا، اور اس عورت کو بھی فریب دےگا حتی کہ وہ دونوں ہی فتنہ و شر میں مبتلا ہو جائینگے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جو شخص بھی دجال کے متعلق سنے تو وہ اس سے دور رہے، اور یہ بھی بتایا کہ آدمی دجال کے پاس آئیگا تو وہ مؤمن ہوگا، یعنی ایمان کی حالت میں آئیگا، لیکن دجال اسے فتنہ میں ڈالے بغیر نہیں چھوڑےگا.

چنانچہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی خط و کتابت میں بہت عظیم فتنہ اور بہت خطرہ ہے، اس لیے اس سے اجتناب کرنا اور دور رہنا ضروری ہے، چاہے سائل کا قول یہ ہے کہ:

اس میں عشق و محبت اور جنون کی باتیں نہیں ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی المراۃ جمع محمد المسند صفحہ نمبر (96).

دوم:

روزے دار کو اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنے، اور جو اسے حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرنے، اور جس نے اللہ تعالی

نے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب کرنے کا حکم ہے.

روزے کا مطلب کھانے پینے سے رکنا نہیں، بلکہ روزے کا مقصد تو اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری پیدا ہونا ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تا کہ تم اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو.

اور نفس کی تربیت اور ہر قسم کے برے اعمال اور گندے اخلاق سے اجتناب ہے، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" کھانے پینے سے رکنے کا نام روزہ نہیں، بلکہ لغو اور بے ہودہ اور گندے اعمال سے اجتناب روزہ ہے "

رواہ الحاکم علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (5376) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور سوال نمبر (50063) کے جواب میں معاصی اور گناہوں کا روزے پر اثرانداز ہونا بیان ہوا ہے، اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ بعض اوقات تو روزے کا ثواب بالکل ہی ختم ہو جاتا ہے.

واللہ اعلم .